الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	32715	نام	عرفان ممتاز	مطلوب	عمومی
تاریخ	1/20/2018	پتہ	شاہراہ فیصل کراچی		
رابطہ نمبر		موضوع	گونگوں کی اشاروں کی زبان		
ای میل		کاتب	مفتی سلیم اللہ		

بخدمت حضرات مفتیان کرام وعلماء عظام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سماعت معذور ایک مسلمان ہوں اور اپنے سماعت سے محروم بھائیوں اور بہنوں کے لیے عربی کو متعارف کرانا چاہتا ہوں جس میں سب سے پہلے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی مناسبت اپنے مسلمان بہن بھائیوں میں پیدا کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ عربی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے اللہ پاک کے احکام اور احادیث مبارکہ کے انوار وبرکات سے محروم نہ رہیں۔ اس کے لئے میں عربی زبان کے اصل لفظ کو تو ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوں لیکن اس کے معانی اور مفاہیم کو اپنے اشاروں کی زبان میں عربی لفظ کی مناسبت سے لانا چاہتا ہوں اور اس کے لئے اشاروں کو ترتیب دے رہا ہوں۔ مثال کے طور پر اذکار نماز میں ثناء جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں سماعت سے محروم افراد اس کی قرات نہیں کرسکتے۔ اور آپ حضرات کے دیئے گئے ایک فتویٰ کے مطابق قرات ہم پر واجب بھی نہیں ہے۔ ہم میں سے بہت سے افراد عربی الفاظ سیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں اور کافی حد تک سیکھ بھی لیتے ہیں۔ لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ جب کوئی سماعت سے محروم نماز کے لئے کھڑا ہو تو ثناء کے اگر الفاظ عربی میں یاد ہوں تو اپنی استطاعت کے مطابق ان کو بھی ادا کرے۔ لیکن جو ثناء کے اندر مفہوم پایا جارہا ہے جو ہر ہر لفظ کا مطلب اور معنٰی ہے وہ میرے بنائے گئے اشاروں میں اس کے تصور اور خیالات میں رہے۔ تاکہ وہ دنیا کے خیالات سے نماز میں بچ سکے۔

مختصر یہ کہ میرا مقصد اشاروں کی زبان میں عربی الفاظ کا تعارف اور پہچان کرانا ہے۔

اس کے لئے مختلف اسلامی ممالک کی عربی اشاروں کی زبانوں کا مطالعہ کیا اور جو اشارے بین الاقوامی معیار کے مطابق تھے ان اکٹھا کیا گیا۔ پھر ان اشاروں کا مشاہدہ کیا اور جن اشاروں کا زاویہ تسلی بخش نہیں لگا ہمارے ڈیف سائن لینگوئج ریسرچ گروپ نے ان کو نئے سرے سے بنایا یا ان میں ردوبدل کیا جن عربی الفاظ کے اشارے موجود نہ تھے ان کی جگہ پاکسانی اشاروں کی زبان استعمال کی گئی اور ہمارے اشاروں کی تصاویر میں مفتیان کرام کی رہنمائی سے شرعی حدود کی مکمل رعایت کی گئی ہے اور الحمدللہ ہمارے تصویری خاکوں میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے۔

میں اشاروں کی زبان میں عربی الفاظ کے اشارے ترتیب دے رہا ہوں اور اس کے لئے علماء کرام اور مفتیان کرام کی رہنمائی لیتا رہتا ہوں۔

میں آپ حضرات کے سامنے اپنے بنائے گئے اشاروں کی ایک مثال بھی پیش کرتا ہوں تاکہ میرا مقصد سمجھنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کی دعا ہے "اللھم افتح لی ابواب رحمتک" تو اس میں میرا اشارہ اللھم کے لئے آسمان کی طرف اشارہ کرکے لفظ اللہ کو بتا رہا ہے۔ اور چونکہ عام تصور میں اللہ پاک آسمان پر ہیں تو اس کے لئے اشارہ آسمان کی طرف ایک انگلی اٹھا کر کیا۔ اور اے کا اشارہ نہایت ادب کے ساتھ کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کو کیا۔

"افتح" پہلے درخواست، عرض کا اشارہ کیا اور پھر کھولنے کا اشارہ کیا تاکہ ادب ملحوظ رہے۔

"لی" میں پہلے لام کا اشارہ بتایا پھر ی ضمیر متکلم کا اشارہ متکلم نے اپنی انگلی کے ذریعے اپنی طرف کیا۔

"ابواب" دروازے کا اشارہ کیا۔

"رحمتک"۔ رحم۔ تیری طرف سے تینوں اشاروں کو یکجا کرکے کیا۔ آپ اس دعا کے اشاروں کو اس ورق کے ساتھ منسلک کئے گئے صفحہ پر ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ اب مجھے کچھ حضرات کے اشکالات کا سامنا ہے اور وہ اشکالات سوالات کی صورت میں آپ کے پیش خدمت ہیں۔ امید ہے تسلی بخش جوابات سے مستفید فرمائیں گے۔

1. نماز میں دنیا کے خیالات آتے رہتے ہیں ان سے بچنے کے لئے ثناء، سورۃ فاتحہ یا کسی بھی سورۃ کو عربی زبان کے اشاروں میں سوچنے اور ذہن میں لانا جائز ہوگا یا نہیں اور

Scanned by CamScanner

مستحق ثواب ہوں گے یا نہیں؟

2. نماز کے اندر قیام، رکوع، سجدہ۔ التحیات وغیرہ میں اذکار نماز کے بجائے ان کے بنائے گئے اشاروں کو تصور میں لانا یا سوچنا جائز ہوگا یا نہیں اور مستحق ثواب ہوں گے یا نہیں؟

3. تسمیہ کے بنائے گئے اشاروں کو کرنے سے تسمیہ پڑھنے کے برابر اجر و ثواب و برکات ملیں گے یا نہیں؟

4. بالفرض قرآن کریم یا احادیث مبارکہ کے مفہوم و مطالیب کو اشاروں کی زبان میں بنانا یا ادا کرنا جائز ہے۔ تو یہ اشارے بنانے کے لئے یا سیکھنے سکھانے کے لئے کون سے قواعد اور ضوابط کو اختیار کرنا ہوگا۔

5. بالفرض اشاروں میں قرآن پاک یا احادیث مبارکہ بنانا جائز ہے تو بنانے والوں میں کیا اہلیت درکار ہوں گی۔ مفتی ہو یا عالم دین ہو۔ یا کوئی بھی ڈیف اپنے ترجمان کی مدد سے علماء کرام یا مفتیان کرام سے مشورہ لیتے ہوئے بنا سکتا ہو۔

نیک تمنائیں

عرفان ممتاز

چیئرمین، پاکستان ایسوسی ایشن آف داڈیف

الجواب حامداً و مصلیاً

شریعت مطہرہ نے کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بنایا چنانچہ اسی بنا پر شریعت نے ایسے افراد جو سماعت کے ساتھ ساتھ گویائی سے بھی محروم ہوں، ان کو جس طرح شریعت کے دیگر بہت سے احکام نکاح، طلاق خرید و فروخت وغیرہ میں کلام اور زبان سے الفاظ استعمال کرنے کا پابند اور مکلف نہیں بنایا بلکہ ان کے اشارات کو معتبر مانا ہے اور ان کے اشارات پر وہی دینوی احکامات مرتب کئے ہیں جو صحیح سالم افراد کے کلام پر مرتب ہوتے ہیں اسی طرح نماز، تلاوت، ذکر و اذکار وغیرہ میں بھی یہی حکم ہے، اگرچہ بعض علماء کرام نے ایسے معذور افراد کے لیے کچھ عبادات کے مخصوص ارکان جن کی ادائیگی زبان سے فرض یا واجب ہے جیسے نماز میں تکبیر تحریمہ، قرات، تشہد یا حج میں تلبیہ کہنا وغیرہ، میں اس بنا پر کہ ایسے افراد زبان کو حرکت دینے پر قادر ہیں، اشاروں کے ساتھ زبان ہلانے کا حکم بھی دیا ہے مگر یہ حکم استحباب کا ہے کوئی امر لازم نہیں تاہم ایسا آدمی اگرچہ قرات سے عاجز ہو مگر نماز میں توجہ جمائے رکھنا، خیالات کو منتشر نہ ہونے دینا مستقل ایک مطلوب امر ہے اس مقصد کے حصول کے لیے اگر محنت کر کے ایسے مخصوص اشارات وضع کئے جائیں تو یہ بجائے خود ایک مستحسن امر ہے اس سلسلے میں سائل کی کوششیں قابل قدر ہیں اب اگر اس قسم کے اشارات کو علماء کرام کی رہنمائی میں ایسے تصویری خاکوں میں مرتب کیا جائے جو عبادات میں ادا کئے جانے والے الفاظ کے صحیح اور درست معانی و مفاہیم تک رسائی کرنے میں معین ہوں تو شرعا اس میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی بشرطیکہ وہ خاکے تصاویر محرمہ پر مشتمل نہ ہوں، لہذا سائل کے لئے نماز یا قرآن و حدیث کے عربی الفاظ کے صحیح مطالب کو جائز تصویری خاکوں میں واضح کر دینا بلاشبہ جائز اور باعث ثواب ہے۔

مذکور تمہید کے بعد سائل کے سوالات کا ترتیب وار جواب دیا جاتا ہے۔

(1۔3) ایسے افراد کے لئے متوجہ رہنے کی غرض سے نماز میں ادا کئے جانے والے قرات اور ذکر اذکار کے معانی و مفاہیم کا

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

تصور کرنا بلاشبہ جائز اور درست بلکہ باعث اجر وثواب ہے، مگر بنائے گئے اشارات کے اندر ہی زیادہ سوچنے میں مبالغہ نہ کرے تاکہ اس میں الجھ کر اصل مقصود جو توجہ الی اللہ ہے وہ فوت نہ ہو۔

(5-4) قرآن وسنت اور کتبِ فقیہ میں اس قسم کے اشارات کے لئے کوئی مخصوص قواعد وضوابط نہیں بتائے گئے ہیں البتہ ان کے ایسے اشارات جن سے واضح طور پر کوئی بات سمجھ میں آرہی ہو ان پر احکام مرتب کئے گئے ہیں، اس لئے قرآن وحدیث یا دیگر عبادات کے مفاہیم ومطالب کو اشارات کے ذریعے سکھانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پہلے خود کسی مستند عالم دین سے ان عبارات کا صحیح مطلب سمجھا جائے، پھر اس مطلب کو واضح کرنے کے لئے کسی بھی علاقے کے عرف کو ملحوظ رکھتے ہوئے معروف اور صحیح اشارات کے ذریعے وہ مطلب سمجھا دیا جائے، اس مقصد کے لئے باقاعدہ عالم یا مفتی ہونا شرعا کوئی ضروری نہیں، اگرچہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ یہ کام کسی ایسے عالم دین سے کرایا جائے جو قرآن وسنت سے واقف ہونے کے علاوہ ان افراد کے اشارات کو بھی سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، تاکہ درست مطلب کو سمجھانے میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

كما فى شرح الاشباه و النظائر: والاشارة من الاخرس معتبرة و قائمة مقام العبارة فى كل شئى من بيع و اجارة ،و هبة، و رهن، و نكاح، وطلاق ،و عتاق،و ابراء ،واقرار ،و قصاص الافى الحدود و لوحد القذف (الى قوله)و تحليف الاخرس ان يقال له عليك عهد الله و ميثاقه ان كان كذا فيشير به،نعم، و لو حلف بالله كانت اشارته اقرارا بالله تعالىٰ الخ(128/3)۔

و فيه ايضا: و فى فتح القدير من الطلاق :و لا يخفى ان المراد بالاشارة التى يقع بها طلاقه الاشارة المقرونة بالتصويب منه ،لان العادة منه ذلك،فكانت بيانا لما اجمله الاخرس ۔اھ۔(ايضا)

وفى حاشيته: ولا يخفى ان المراد الخ اقول: ينبغى ان تكون الاشارة بالقراة كذالک۔

وفى الهندية: و فتح القدير وان لم يكن له اشارة معروفة يعرف ذلک منه او يشک فيه فهو باطل كذا فى المبسوط الخ(354/1)۔

وفى الدر: ولا يلزم العاجز عن النطق كاخرس و امى تحريک لسانه وكذا فى حق القراءة و هو الصحيح لتعذر الواجب ،فلا يلزم غيره الا بدليل فتكفى النية ،ولكن ينبغى ان يشترط فيها القيام و عدم تقدمها لقيامها مقام التحريمة ولم اره ثم فى الاشباه:فى قاعدة "التابع تابع"فالمفتىٰ به لزومه فى تكبيره وتلبية لا قراءة۔اھ(481/1)۔

وفى الشامية: تحت قوله(لكن ينبغى)بيانه ان النية اذاكانت تكفى عن التحريمة اقتضىٰ ذلک قيام النية مقام التحريمة ،اذا قامت مقامها لزم مراعاة شروط التحريمة فى النية فيشرط فى النية حينئذ القيام و عدم تقدمها لقيامامها مقام التحريمة لا لذاتها (الى قوله) ولا يخفى ما فيه فان النية شرط مستقل والتحريمة شرط آخر كبقية الشروط ،اذا اسقط شرط

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

لعذر و اكتفى بما سواه من الشروط لا يلزم ان يكون قد اقيم شرط آخر مقامه ،لان الشروط لا تنصب بالرائ ،ولذا قال تبعا لغيره فلا يلزم غيره الا بدليل ،(الى قوله) واذا كان تحريک اللسان غيره قائم مقام النطق لعدم الدليل فكيف تقام النية مقامه بلا دليل مع ان التحريک اقرب الى النطق من النية۔(482/1)-----------------------------------

والله اعلم۔

سلیم اللہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

1439/5/13ھ

دار الافتاء

۳۲۷۱۵

۱۴۳۹/۵/۱۳

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۳/۵/۱۴۳۹

نائب رئیس

الجواب صحیح

مفتی محمد یوسف

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۳ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ

رئیس

1/2/2018

اَللّٰهُمَّ

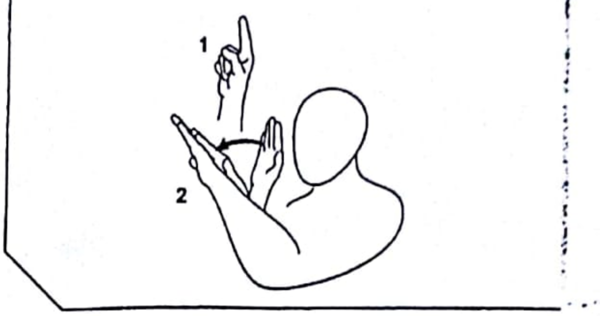

اُفْتَحْ

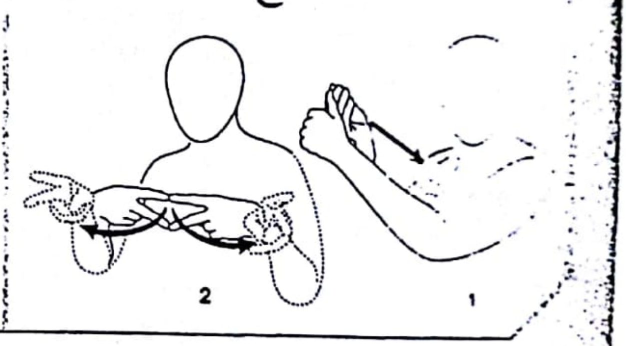

لِيْ

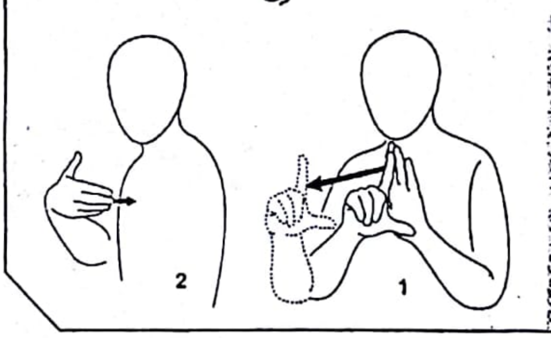

اَبْوَابَ

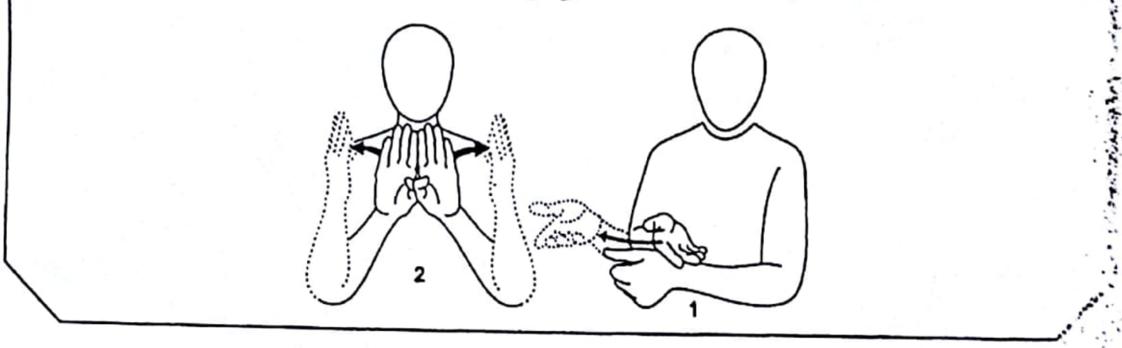

رَحْمَتِكَ

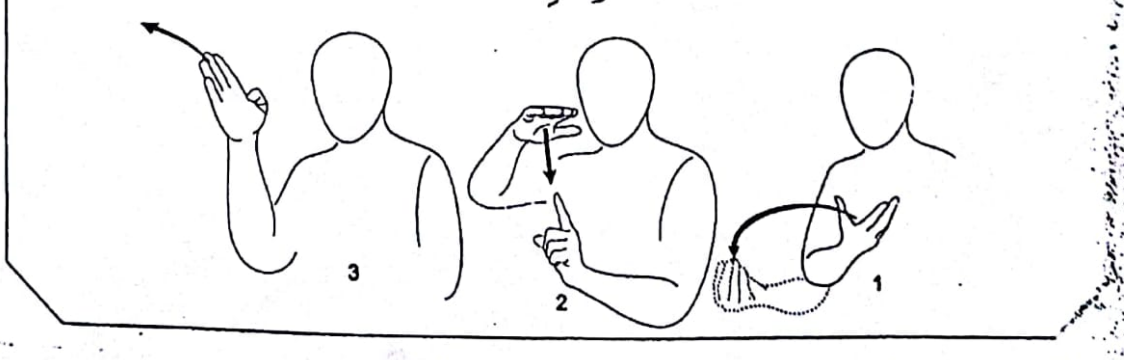

Scanned by CamScanner